جومسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (01)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

مضامین:

- ☆ خواب کی شرعی حیثیت
- ☆ جنات کے بارے میں مختلف سوالوں کے جوابات
- ☆ دس محرم کو تعزیہ بنانے اور اس پر منت چڑھانے کا حکم
- ☆ نمازِ جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کا حکم
- ☆ سید الشہداء کون ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواب کی شرعی حیثیت:

سوال: مجھے اکثر خواب آتے ہیں کوئی رات مجھ پر ایسی نہیں گزرتی جس میں خواب نہ آئیں، بلکہ رات دن میں کسی بھی وقت اگر پانچ منٹ کیلئے بھی آنکھ بند ہو جائے جب بھی خواب آتے رہتے ہیں، یہ سلسلہ بچپن میں بھی رہا لیکن چار پانچ سال سے تو بلا توقف خواب دیکھ رہا ہوں اور ہر رات درجنوں مختلف اقسام کے خواب دیکھتا ہوں، کبھی جنگیں، کبھی قیامت، کبھی زلزلے، کبھی نمازیں پڑھنا اور پڑھانا، کبھی تلاوت، کبھی جہاد، کبھی ندی نالوں میں طغیانی، کبھی درندے، کبھی مردے، دو مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، ایک مرتبہ بچپن میں ایک قاری صاحب کی شکل میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جھرمٹ نصیب ہوئی' جبکہ دوسری مرتبہ غالباً 2006ء میں حضرت مولانا سید غلام نبی شاہ صاحب مانسہرہ والے کی صورت میں ہوئی۔

بعض اوقات آئندہ پیش آنے والے حالات پہلے ہی خواب میں دیکھ لیتا ہوں اور وقت آنے پر وہی کچھ رونما ہوتا ہے' کئی دفعہ رات کو خواب میں اخبار میں جو خبریں پڑھتا ہوں صبح وہی سرخیاں اخبار میں لگی ہوتی ہیں۔ برائے کرم خوابوں کی شرعی حیثیت اور تعبیر کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔

(شاہ عبدالعزیز۔ مانسہرہ)

جواب: انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور لوگوں کے خواب شرعی حجت نہیں لہٰذا اس سے کسی مسئلہ کا اثبات تو نہیں ہوسکتا، البتہ اچھے خواب جن میں قرآن وسنت اور اجماعِ اُمت کے خلاف کوئی بات نہ ہو، مؤمن کیلئے مبشرات ضرور ہیں، خواہ کوئی خود دیکھے یا اس کے بارے میں کوئی اور دیکھے، اور حدیث میں ایسے خوابوں کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ کہا گیا ہے جس کا مطلب بعض شارحین حدیث نے یہ بیان کیا ہے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی آتی تھی جو غیب کی باتوں کو جاننے کا ذریعہ تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ختم ہوگئی، اب صرف اچھے خواب ہی ایسے رہ گئے ہیں جو بعض غیب کی باتوں کو جاننے کا ذریعہ ہیں، اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب عام طور پر شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

اچھے خواب دیکھنے کے بعد تین کام کرنے چاہئیں:

1) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء۔

2) خوش ہونا اور اپنے حق میں اس کو خوشخبری سمجھنا۔

3) جس سے محبت ہو اس کے سامنے بیان کرنا۔

برے خواب دیکھنے کے بعد چار کام کرنے چاہئیں:

1) خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

2) شیطان کے شر سے پناہ مانگنا۔

3) نیند سے بیدار ہو کر بائیں طرف تھتکارنا۔

4) کسی سے بیان نہ کرنا۔ (فتح الباری)

جنات کے بارے میں مختلف سوالوں کے جوابات:

سوال:1) حقیقی جنات لگ جانے کی علامت کیا ہے؟ یہ اس لیے پوچھ رہا ہوں تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ متاثرہ شخص مکر کر رہا ہے یا حقیقت میں وہ جکڑا ہوا ہے۔

2) جب عامل متاثرہ شخص کے واسطے سے جنات کو مخاطب کر کے مختلف باتیں پوچھتے ہیں تو جواب میں جنات کی بجائے وہ آدمی بولتا ہے تو کیا جنات انسان کی آواز اور زبان پر غلبہ پا سکتے ہیں؟

3) جنات پر قابو پانے کے لیے کیا کرنا چاہیے اور ان کو کیسے تابع بنایا جائے؟

4) کیا جنات اپنی اصل شکل میں کسی انسان کے سامنے آسکتے ہیں؟ کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جو آدمی جنات کو اصلی شکل میں دیکھنے کا دعویٰ کرے تو اس کی گواہی کسی معاملے میں قبول نہ کی جائے۔ (بحوالہ حیات الحیوان)

5) انسان کے ساتھ لگنے والے جنات چلنے والے ہوتے ہیں یا اُڑنے والے؟

6) جنیہ سے یا پری سے شادی کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ کیونکہ بعض کتابوں میں ''دوسری جنس کی بناء پر'' ناجائز لکھا ہے اور بعض کتابوں میں جائز لکھا ہے اور بطورِ دلیل بعض بزرگوں کی جناب سے شادی کے حوالے دیے ہیں، فتویٰ کس پر ہے؟

جنات کے موضوع پر کوئی کتاب بتادیں، شکریہ۔ (شاہ عبدالعزیز۔مانسہرہ)

جواب:1) یہ کسی متبع سنت ماہر عامل سے پوچھ لیں۔

2) جنات کا انسان پر غلبہ پانا اور اس کی زبان اور آواز پر حاوی ہونا حقیقت ہے جیسے کہ تجربہ سے بھی یہ بات ثابت ہے اور قرآنِ کریم میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۂ بقرۃ پارہ نمبر 3 میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبَا لَا يَقُوْمُوْنَ إِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ﴾

''جولوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن قبروں سے نہیں کھڑے ہونگے مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان خبطی بنادے لپٹ کر۔'' (یعنی حیران اور مدحوش ہوگا)

اس آیت کے ذیل میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ ''تفسیر مظہری'' میں ارشاد فرماتے ہیں:

''إن حدوث المرض لمس الشيطان ثابت بالكتاب والسنة قال الله تعالىٰ في قصة أيوب عليه السلام ﴿ نَادَى رَبَّهُ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴾ وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المستحاضة ركضة من ركضات الشيطان إلخ.'' (١/٣٩٤)

"مس شیطان سے مرض کا لاحق ہونا کتاب اور سنت سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کے قصے میں فرمایا ہے:

"اس نے پکارا اپنے رب کو کہ مجھ کو شیطان نے ایذاء اور تکلیف پہنچائی۔"

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ شیطان کی حرکتوں میں سے ایک حرکت ہے۔"

3) جنات کو قابو کرنے اور ان کو تابع بنانے کا گر تو اس فن کے ماہر ہی بتا سکتے ہیں، یہ ہمارا فن نہیں۔ البتہ یہ یاد رہے کہ شرعاً جنات کو تابع بنانا جائز نہیں، یہ بغیر رضامندی کے دوسری مخلوق کو غلام بنانے کے مترادف ہے جو جائز نہیں۔

جنات کو قابو میں لینے کی فکر کی بجائے آخرت کی فکر کی جائے اور دین کی طرف اپنی توجہ مرکوز رکھی جائے، تجربہ یہ ہے کہ جو لوگ اس میں پڑ جاتے ہیں ان میں سے اکثر لوگ نہ دین کے رہتے ہیں اور نہ دنیا کے اور یہ کام خطرناک بھی بہت ہے، کسی بھی وقت موقع پا کر جن تکلیف پہنچا سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہر وقت بہت محتاط رہنا پڑتا ہے جس سے آزادی سلب ہو کر زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔

4) علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "آکام المرجان" میں لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے زمانے میں تو جن کو اپنی اصلی شکل میں دیکھنا ممکن تھا جیسے کہ سلیمان علیہ السلام ان جنات کو دیکھتے تھے جو ان کے لیے کام کرتے تھے، لیکن انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانے کے بعد ان کو دیکھنا ممکن نہیں۔ اسی لیے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو یہ دعویٰ کرے کہ اس نے جن اصلی شکل میں دیکھا ہے اس کی گواہی قبول نہیں، اس لیے کہ وہ جھوٹا ہے اور جھوٹے کی گواہی قبول نہ کی جائے۔

5) یہ جان کر آپ کو کیا فائدہ ہوگا؟

6) کسی انسان کا جنات کے ساتھ شادی کرنا خلافِ جنس ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، چنانچہ فقہ حنفی کے

مشہور فقیہ علامہ شامی رحمہ اللہ ''ردالمحتار'' میں فرماتے ہیں:

" لا تجوز المناكحة بين بني آدم والجن " (۵/۳)

''بنی آدم اور جن کے درمیان شادی کرنا جائز نہیں۔'' اس کی دلیل علامہ شامی نے یہ دی ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ واللّٰه جعل لكم من أنفسكم أزواجا ﴾

کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفسوں سے تمہارے لیے بیویاں بنائی ہیں، یعنی انسانوں سے۔ ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ فانكحوا ما طاب لكم من النساء ﴾

''یعنی انسانوں میں سے جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے شادی کرو۔''

7) "آكام المرجان فی أحكام الجان" از علامہ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ جس کا اردو ترجمہ ''تاریخ جن وشیاطین'' کے نام سے مشہور ہے۔

دس محرم کو تعزیہ بنانے اور اس پر منت چڑھانے کا حکم:

سوال: دس محرم کو شیعہ ماتمی جلوس نکالتے ہیں لیکن بعض سنی مسلمان تعزیہ نکالتے ہیں اور اس پر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منت چڑھاتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو یہ منت چڑھائے گا اس کے تمام مسائل اور مشکلات حل ہوں گی۔ یہ بات بندہ نے اُن سے خود سنی ہے، اس کے متعلق جب ہم اس فرقے کے علماء سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ نذر نہیں یہ تو ایصال ثواب ہے، اور یہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل نہیں، جبکہ عوام کے ذہنوں میں مذکورہ بالا عقیدہ بٹھایا گیا ہے، اور ان کے علماء اس کی تردید نہیں کرتے، کیا ایسا کرنا شرک ہے یا نہیں؟ (غفران الحق سواتی۔ کراچی)

جواب: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے اس لیے انکار کیا تھا کہ

یزید میں خلیفہ بننے کی شرائط موجود نہیں تھیں اور یزید کی حکومت ابھی قائم نہیں ہوئی تھی، حجاز اور عراق کے لوگوں نے اس کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا تھا، لیکن بعد میں جب مدینہ منورہ اور عراق میں اس کی حکومت مستحکم ہوگئی تو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتال کا ارادہ ترک کردیا تھا اور تین تجاویز پیش کی تھیں:

1) مجھے مدینہ منورہ واپس جانے دیا جائے۔

2) ترکوں کی سرحد پر جانے دیا جائے کہ میں جہاد کرتا رہوں۔

3) مجھے یزید سے ملنے دیا جائے، میں خود اس سے فیصلہ کرلوں گا، مگر عبید اللہ بن زیاد نے یہ تجویزیں مسترد کردیں، جس کے نتیجے میں قتال کی نوبت آئی، اس طرح حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاندان سمیت جان قربان کی اور یہ خاندانِ نبوت سے عقیدت ومؤدت کا تعلق رکھنے والوں کے لیے ایک روح فرسا واقعہ ہے سب کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ حق پر کس طرح قائم رہنا چاہیے اور مسلمانوں کو آپس میں لڑنے سے بچانے کی کس طرح کوشش کرنی چاہیے؟ لیکن یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ اس واقعہ سے جرأت اور حق گوئی، امن وآشتی اور صلح پسندی کا سبق حاصل کرنے کی بجائے ایسی جاہلانہ رسوم کا ارتکاب کیا جاتا ہے جن کا اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک سے کوئی تعلق نہیں، ان باطل رسوم میں سے ایک رسم ماتمی جلوس نکالنے، تعزیہ بنانے کی رسم بھی ہے، یہ روافض کا شعار ہے اور اس میں ان کے ساتھ مشابہت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”من تشبه بقوم فهو منهم.“

جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں شمار ہوگا، لہٰذا اس سے اجتناب لازم ہے، اس میں شرکت کرنا درست نہیں۔ اگر یہ کوئی خیر کا کام ہوتا تو صحابہ کرام اور تابعین اس کو ضرور کرتے اور اس سے محروم نہ رہتے، حالانکہ کہیں یہ رسم ثابت نہیں، یہ رسم بعد میں چوتھی صدی کے وسط میں معز الدولۃ دیلمی نے ایجاد کی۔ (البدایۃ والنہایۃ: 11/ 243) (منتہی الامال: 1/ 453)

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصالِ ثواب کرنے کے جواز بلکہ استحباب میں کوئی شبہہ نہیں، لیکن اگر ایصالِ ثواب ہی مقصود ہے تو اس کا افضل طریقہ یہ ہے کہ وسعت کے مطابق نقد رقم مسکین کو دے دی جائے یا کسی کارِ خیر میں لگا دی جائے، اس سے مسکین اپنی فوری ضرورت بھی پوری کر سکتا ہے اور آیندہ کی ضرورت کے لیے بھی اس کو رکھ سکتا ہے، نیز یہ ریا اور نمود سے بھی پاک ہے، نیز یہ مخفی صدقہ بھی ہوگا جس کی حدیث میں فضیلت وارد ہوئی ہے، فضیلت کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ فقیر کی حاجت کے مطابق اسے صدقہ دیا جائے، یہ دو ایصالِ ثواب کی صحیح صورتیں ہیں۔ مروّجہ طریقہ یعنی کھانا پکا کر دینے پر اصرار کرنے میں درجِ ذیل قباحتیں ہیں:

1) عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جو چیز صدقہ میں دی جاتی ہے وہ بعینہ میت کو ملتی ہے، یہ خیال بالکل باطل اور لغو ہے، میت کو کوئی چیز نہیں پہنچتی بلکہ اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

2) جن ارواح کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اگر ان کو نفع و نقصان کا مالک سمجھا جاتا ہے تو یہ شرک ہے اور ایسا کھانا مااہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہونے کی وجہ سے قطعی حرام ہے۔

3) ایصالِ ثواب میں اپنی طرف سے قیود لگائی گئی ہیں، صدقے کی متعین صورت یعنی طعام، مہینہ متعین، دن متعین، حالانکہ شریعت نے ان چیزوں کی تعیین نہیں فرمائی، آپ جو چاہیں، جب چاہیں صدقہ کر سکتے ہیں، شریعت کی دی ہوئی آزادی میں اپنی طرف سے پابندیاں لگانا سخت گناہ اور بدعت ہے، بلکہ شریعت کا مقابلہ ہے۔ (احسن الفتاویٰ: 1/ 392، 391)

نمازِ جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کا حکم:

سوال: کیا نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے؟ ایک مولانا صاحب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے لہٰذا جو نہ پڑھے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں ہوتی۔ جواب دے کر تشفی فرمائیں۔ (شاد محمد۔ لاہور)

جواب: نمازِ جنازہ میں حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں سورۂ فاتحہ قراءت کی نیت سے تو نہیں پڑھی جائے گی، البتہ دعا کی نیت سے پڑھ سکتے ہیں، فقہاءِ احناف کے اس قول سے دونوں قسم کی احادیث (جن میں فاتحہ پڑھنے اور جن میں نہ پڑھنے کا ذکر ہے) میں تطبیق ہو جاتی ہے، اس لیے کہ جن میں فاتحہ پڑھنے کا ذکر ہے ان سے مراد بقصد دعا پڑھنا ہے اور جن میں نہ پڑھنے کا ذکر ہے ان سے مراد بقصدِ قراءت نہ پڑھنا ہے۔

سید الشہداء کون ہیں؟

سوال: ضربِ مؤمن جلد نمبر 13 شمارہ 55 میں یاسر محمد خان لکھتے ہیں: ''اور ہم حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید الشہداء تو کہتے ہیں الخ'' سید الشہداء حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں یا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کے وقت نہیں فرمایا تھا کہ " سید الشهداء حمزة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه " ؟ (فضل سبحان۔ لاہور)

جواب: یہ بات صحیح ہے کہ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اور سیدا شباب أهل الجنة کا لفظ حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ضربِ مؤمن میں چھپنے والے مضامین مختلف حضرات کے ہوتے ہیں، ہر مضمون کے ہر جملے کا کوئی شرعی حجت ہونا ضروری نہیں اور نہ ہی یہ ممکن ہے، یاسر محمد خان ہمارا کالم پڑھیں تو وہ بھی تصحیح فرمالیں۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]